66886-روزوں کے فدیہ میں غلہ کس مسکین کو دیا جائیگا، اور اس مقدار کتنی ہے، اور وہ کیا چیز دی جائیگی ؟

سوال

فرمان باری تعالی ہے :

.{ایک مسکین کا کھانا ہے}.

کیا اس مسکین میں بلوغت اور مکلف ہونے کی شرط ہے ؟

اور کیا اگر کوئی شخص تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے تو کیا ان میں مساکین کی اولاد اور اس کی کفالت میں رہنے والے افراد شامل ہونگے ؟

اور کیا غلہ کے بدلے میں رقم کی ادائیگی کافی ہوگی، اور اس غلہ کی مقدار کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو روزہ نہیں رکھا جاسکتا، اور پھر شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھنے والے ہر شخص کے لیے بطور فدیہ ہر دن کے بدلے مسکین کو غلہ دینا بھی جائز نہیں، بلکہ یہ تو صرف اس کے لیے جائز ہے، جو بہت زیادہ ضعیف اور بوڑھا ہو، یا پھر دائمی مریض جسے شفایابی کی امید ہی نہ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور وہ لوگ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیں}.البقرۃ (184).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"یہ بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505).

اور جو مریض شفایابی کی امید نہ رکھتا ہو وہ بھی بوڑھے اور ضعیف شخص کے حکم میں آتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے؛ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف شخص کے معنی میں ہے" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (4/396).

دوم :

اس مسکین کے لیے شرط نہیں کہ وہ بالغ ہی ہو، بلکہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ چھوٹا بچہ جو کھانا کھاتا ہے اسے بھی فدیہ دیا جاسکتا ہے، صرف علماء کرام کا اختلاف دودھ پیتے بچے کے متعلق ہے کہ آیا اسے فدیہ کا غلہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

چنانچہ جمہور علماء کرام (جن میں ابوحنیفہ، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) اسے جواز قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ مسکین ہے، چنانچہ یہ آیت کے عموم میں داخل ہوگا.

اور امام مالک رحمہ اللہ کے کلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ : دودھ پیتے بچے کو فدیہ کا کھانا نہیں دیا جاسکتا، وہ کہتے ہیں : جو بچہ دودھ چھوڑ چکا ہو اسے غلہ دینا جائز ہے، اور موفق ابن قدامہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں : المغنی (508/13) الانصاف (342/23) الموسوعۃ الفقھیۃ (35/101-105).

سوم :

مسکین کی اولاد اور اس کی بیوی اور اہل و عیال جن کا خرچ اس مسکین کے ذمہ واجب ہے یہ سب اس تعداد میں شامل ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اپنے لیے کفائت نہ پائیں، اور اس مسکین کے علاوہ ان پر کوئی اور خرچ کرنے والا بھی نہ ہو.

اس لیے اس مسکین کو زکاۃ کا اتنا مال دیا جائیگا جو اس اور اس کے اہل و عیال کے لیے کافی ہو.

الروض المربع کے مصنف کہتے ہیں :

" دو قسم کے افراد یعنی فقراء اور مساکین کو ان کی تمام کفائت والی اشیاء دی جائینگی، اور ان کے اہل و عیال بھی ان میں ہی شامل ہیں " انتہی.

دیکھیں : الروض المربع (3/311).

چہارم :

اور رہا یہ مسئلہ کہ کیا ادا کیا جائے اور اس کی مقدار کیا ہے ؟

تو مسکین کو نصف صاع یعنی تقریبا ڈیڑھ کلو علاقے میں جو غلہ اور غذا استعمال ہوتی ہے وہ دی جائیگی، چاہے وہ چاول ہوں، یا گندم، یا پھر کھجور، یا کوئی اور چیز، اور اگر اس کے ساتھ سالن کے لیے گوشت بھی دیا جائے تو یہ بہتر ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صیغہ جزم کے ساتھ تعلیقا روایت کیا ہے کہ :

انس رضی اللہ تعالی عنہ جب بوڑھے ہو گئے اور روزہ نہ رکھ سکتے تھے تو روزہ نہ رکھتے بلکہ ہر دن کے بدلے مسکین کو روٹی اور گوشت دیتے.

غلہ اور کھانے کی قیمت ادا کرنی جائز نہیں.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"کھانا نقدی کی شکل میں نہیں دیا جاسکتا، جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں، بلکہ وہ غلہ اور کھانا دیا جائیگا جو علاقے کی غذا ہو؛اس طرح کہ ہر دن کے بدلے نصف صاع علاقے میں کھائی جانی غذا ایک مسکین کو دی جائیگی، جو تقریبا ڈیڑھ کلو بنتی ہے.

اس لیے آپ اس مقدار کے حساب سے علاقے میں کھائی جانے والی غذا ہر دن کے بدلے میں دیں، اور اس کے بدلے نقدی کی صورت میں روپے ادا نہ کریں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور ان لوگوں پر جو اس کی استطاعت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے }.البقرة (184).

یہ غلہ اور کھانا کی ادائیگی پر نص ہے. انتہی.

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان (140/3).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.